سبق نمبر	سبق کا نام	زبان کی مہارتیں				سرگرمیاں / عملی کام
		سننا/بولنا	پڑھنا	لکھنا	اصناف/ قواعد/اسلوب	
7	خواجہ حسن نظامی	• نئے الفاظ اور محاروں کو اپنے گفتگو میں استعمال	نثر (انشائیہ)	سوالات کے جوابات	انشائیہ سادہ نثر	خواجہ حسن نظامی کی تخلیق جھینگر کا جنازہ کا مطالعہ

سبق کا خلاصہ

اس سبق کا نام ''مس چڑیا کی کہانی'' ہے۔ یہ خواجہ حسن نظامی کا لکھا مشہور انشائیہ ہے۔ خواجہ حسن نظامی نے اپنے خاص انداز میں ایک چڑے اور چڑیا کی گفتگو کے حوالے سے کچھ اہم نکات کی طرف اشارے کیئے ہیں۔ خواجہ حسن نظامی نے اپنے اس انشائیے میں مغربی تہذیب کی اندھی تقلید پر طنز کیا ہے۔ خواجہ صاحب نے انسانوں کے درمیان ہونے والی گفتگو کو چڑیا چڑے کی زبانی کہلوایا ہے۔ اسے تمثیل کہتے ہیں۔ اس سبق میں بتایا گیا ہے کہ ایک چڑیا اور چڑے نے ''نئی روشنی'' کی ایک اونچی کوٹھی میں اپنا گھونسلہ بنایا تھا۔ یہاں نئی روشنی سے مراد انگریزی تہذیب سے ہے۔ جس کوٹھی میں چڑے اور چڑیا نے گھونسلہ بنایا تھا اس میں ایک مسلمان بیرسٹر صاحب اپنی عیسائی بیوی اور بیٹی کے ساتھ رہتے تھے۔ چڑے چڑیا کی گفتگو کے بہانے خواجہ حسن نظامی نے مغربی تہذیب اور مشرقی تہذیب کے فرق کو بھی واضح کیا ہے۔

مصنف کا مختصر تعارف

خواجہ حسن نظامی کا اصل نام سید علی حسن تھا۔ ان کی پیدائش دہلی کے بستی حضرت نظام الدین میں 1879 میں ہوئی۔ ان کے والد کا نام حافظ سید عاشق علی نظامی اور والدہ کا نام سیدہ چہیتی بیگم تھا۔ خواجہ حسن نظامی نے ابتدائی تعلیم بستی حضرت نظام الدین (دہلی) میں حاصل کی۔ مولانا اسماعیل کاندھلوی اور مولانا یحیٰی کاندھلوی جیسے جید علماء سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد خواجہ صاحب نے مولانا رشید احمد گنگوہی کے مدرسہ رشیدیہ سے فراغت حاصل کی تھی۔ ان کا بچپن بہت مشکلوں میں گزرا تھا۔ بارہ سال کی عمر میں یتیم ہو گئے تھے۔ ان کے والد جلد سازی کر کے اپنے گھر کا خرچ چلاتے تھے۔ خواجہ حسن نظامی کو بھی اپنا گھر چلانے کے لئے بڑی مشقت کرنی پڑی۔ پھیری لگا کر کتابیں اور دہلی کی پرانی عمارتوں کے فوٹو فروخت کرتے رہے۔

خواجہ حسن نظامی کا تعلق درگاہ حضرت نظام الدین سے تھا لیکن

پیرزادگی انھیں پسند نہ تھی اس لئے معاش کی الگ راہ نکالی۔انھوں نے دواؤں کی ایک دکان بھی کھول لی تھی۔ایک سرمہ بنایا تھا جس کا نام رکھا ''اردو سرمہ''۔کہا کرتے تھے کہ جس طرح اس سرمہ کے استعمال سے آنکھوں میں روشنی آتی ہے اسی طرح اردو زبان سے بھی آنکھیں روشن ہو جاتی ہیں۔کئی اخبارات ورسائل کے مدیر رہے۔اپنا اخبار ''منادی'' نکالا تھا۔کتابوں کے مطالعہ کا شوق دیوانگی کی حد تک تھا۔خواجہ حسن نظامی فقیر منش آدمی تھے،صاحب طرز ادیب تھے۔ان کے احباب کا دائرہ بہت وسیع تھا۔ان کے دوستوں میں مشہور شاعر علامہ اقبال بھی تھے۔علامہ اقبال خواجہ حسن نظامی کی نثر کے بڑے دلدادہ تھے۔خواجہ حسن نظامی بہت خوبصورت نثر لکھتے تھے۔

خواجہ حسن نظامی نے مختلف موضوعات پر لکھا ہے اور خوب لکھا ہے۔ وہ ایک بہت اچھے انشائیہ نگار بھی تھے۔انھوں نے روزنامچہ نگاری کو باقاعدہ صنف کی حیثیت عطا کی اور قلمی چہرہ لکھ کر اپنی نثر نگاری کا لوہا منوایا۔وہ ایک مورخ بھی تھے۔1857 کے انقلاب پر ان کی گہری نظر تھی۔بیگمات کے آنسو،غدر کے اخبار،غدر کے فرمان،بہادر شاہ ظفر کا مقدمہ،غدر کی صبح وشام اور محاصرہ دہلی کے خطوط ان کی اہم کتابیں ہیں۔

خواجہ حسن نظامی کی نثر میں ایک عجیب دلکشی پائی جاتی ہے۔وہ ہر بات نہایت دلچسپ اوردل کش انداز میں کہتے ہیں۔عبارت اس قدر آسان کہ ایک معمولی پڑھا لکھا انسان بھی بہ آسانی سمجھ سکتا ہے۔وہ ایک صاحب طرز انشا پرداز تھے۔ان کا اسلوب سب سے جدا تھا۔وہ فطرت کی عکاسی اس طرح کرتے ہیں کہ جیتا جاگتا منظر آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے۔اسی وجہ سے خواجہ حسن نظامی کو مصور فطرت کہا جاتا ہے۔ایک بھرپور اور جدوجہد بھری زندگی گزار کر وہ 13 جولائی 1955 کو اس دنیا سے رخصت ہوئے۔وہ بستی حضرت نظام الدین نئی دہلی میں مدفون ہیں۔

خاص باتیں

- خواجہ حسن نظامی کی تحریر میں بے حد بے ساختگی اور بے تکلفی ہے۔
- خواجہ حسن نظامی نہ صرف ایک صوفی تھے بلکہ وہ صاحب طرز ادیب،صحافی،مورخ اور انشائیہ نگار تھے۔
- خواجہ حسن نظامی کا لقب ''مصور فطرت'' ہے۔
- ''مس چڑیا کی کہانی'' ایک تمثیل ہے۔
- مغرب اور مشرق کی تہذیب کا ایک موازنہ بھی اس انشائیہ میں موجود ہے۔
- مرد کو اس غلط فہمی میں نہیں رہنا چاہئے کہ وہ حاکم ہے۔

سمجھنے کی باتیں

یہ سمجھنا بہت ضروری ہے کہ خواجہ حسن نظامی بہت سلیقے سے مغربی تہذیب کی اندھی تقلید کو نشانہ بناتے ہیں۔ظاہری بات ہے کہ تہذیب مغربی ہو یا مشرقی دونوں میں کچھ خامیاں بھی ہیں اور کچھ خوبیاں بھی۔خواجہ حسن نظامی خوبیوں کو اپنانے اور خامیوں کو

چھوڑنے کی راہ دکھاتے ہیں۔ سمجھنے کی بات یہ بھی ہے کہ خواجہ حسن نظامی نے اپنے اس انشائیہ میں چھوٹی چڑیا کے منہ سے ماں چڑیا کو نصیحت کرا کے والدین کو یہ سبق دیا ہے کہ بچے کو بڑا ہو کر کیسا انسان بننا ہے، اس کی تمام تر ذمہ داری ماں باپ پر ہے۔

غور کرنے کی باتیں

- غور کرنے کی بات ہے کہ خواجہ حسن نظامی نے اس انشائیہ میں جگہ جگہ اردو کے ساتھ انگریزی الفاظ اور فقروں کا استعمال کیا ہے۔
- اس انشائیہ میں خواجہ حسن نظامی نے گھروں میں انسانوں کے درمیان ہونے والی بات چیت کو چڑیوں کی زبان سے ادا کرایا ہے۔ اسے تمثیل کرنا کہتے ہیں۔
- غور کرنے کی بات یہ بھی ہے کہ تعلیم حاصل کر کے ہماری عورتیں نئی نسوانی تحریکوں میں ان کی آزادی کے سلسلے میں بلند کیئے جانے والے کھوکھلے نعروں سے متاثر ہو گئی ہیں اور اس کی نقل میں لگ گئی ہیں۔

اپنی جانچ آپ کیجئے

متن پر مبنی سوالات

1۔ صحیح جواب پر صحیح کا نشان لگائیے۔

- ”اچھوں کی صحبت اچھا بناتی ہے۔ بروں کی صحبت برا کر دیتی ہے۔“ اس سے مصنف کی مراد ہے کہ۔۔۔۔۔۔

(ا) اچھے لوگ زبردستی اچھا آدمی بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔

(اا) جیسے لوگوں کے ساتھ رہیں گے ان کی عادتیں خود بخود ہمارے اندر پیدا ہو جائیں گی۔

(ااا) برے لوگ ہمیشہ بری باتیں ہی بتاتے ہیں۔

2۔ مختصر ترین جواب والا سوال

- بچوں کو اچھا انسان بنانے کی ذمہ داری کس کی ہے؟

3۔ مختصر جواب والا سوال

- خواجہ حسن نظامی کے اسلوب بیان پر چند جملے لکھئے۔

4۔ طویل جواب والا سوال

- ”نئی روشنی کی کوٹھی“ سے مصنف کی کیا مراد ہے؟ تفصیل بیان کیجئے۔